

وقت کی جماعت میں شریک نہ ہوں تو اس سے یہ اندیشہ ہے کہ عوام الناس یا تو ان صلحاء سے بدگمان ہوں یا ان کی عدم شرکت کی وجہ سے خود ہی تراویح چھوڑ بیٹھیں۔ یا پھر ان صلحاء کو اپنی تجدیخوانی کا ڈھنڈو راپینے پر مجبور ہونا پڑے۔ ہذا ما عندی والعلم عند الله وهو اعلم بالصواب۔ (مولانا محمود دی، رسائل وسائل، ج ۲، ص ۱۶۵-۱۶۹)

معاشرتی بگاڑ اور خواتین کا حصول تعلیم: ایک وضاحت

س: ”رسائل وسائل“ (اگست ۲۰۰۳ء) میں ڈاکٹر انیس احمد صاحب نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے (ص ۹۵-۹۷) لکھا ہے کہ: ”ایک وقت آئے گا جب مخلوط تعلیمی اداروں میں بھی طلبہ و طالبات کو اپنے ”ایمان کی نشوونما“ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی اور مخلوط تعلیم کو حرام نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ضرورت اس چیز کی ہے کہ اداروں میں professional ethics نافذ کیے جائیں۔ لیکن اگر ہم قرآن و سنت کی طرف رجوع کریں تو یہ بات صریحاً اور واضح طور پر ملتی ہے کہ نامحرم مرد اور نامحرم عورت اکٹھا نہیں ہو سکتے۔ اسلام میں عورت کو حرم کے بغیر گھر سے باہر نکلنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ ایسے میں کیا مخلوط تعلیم جہالت کی علامت نہیں ہے؟ مگر ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ اصل بات روپیں (attitudes) کی ہے۔ میں خود دوسال سے مخلوط تعلیم میں پڑھ رہا ہوں۔ کبھی بھی ممکن نہیں کہ مخلوط تعلیم میں بھی وہ مرحلہ آئے کہ ”ایمان کی نشوونما“ ہو سکے اور ایک مثالی معاشرہ قائم ہو سکے۔

اگر مخلوط تعلیم حرام نہیں ہے تو کیا یہ مباح ہے یا مکروہ؟ براؤ مہربانی اس الجھن کی وضاحت کیجیے تاکہ ہم جو اس مخلوط تعلیم کے سب سے بڑھ کر مخالف ہیں، اپنا ہدف قائم کر لیں کہ ہمیں مخلوط تعلیم ختم کرنی ہے یا پھر مخلوط اداروں میں ethics کو لاگو کرتا ہے؟ ج: آپ نے ”معاشرتی بگاڑ اور خواتین کا حصول تعلیم“ (اگست ۲۰۰۳ء) سے اختلاف کیا ہے جو ایک صحت مندرجہ ایت ہے۔ لیکن حوالہ دیتے وقت نہ سیاق و سبق کو پیش نظر رکھا ہے

اور نہ ہی امانتِ تحریر کو سامنے رکھتے ہوئے الفاظ کو صحیح طور پر نقل کیا ہے۔ براہ کرم دوبارہ جواب کا مطابع فرمائیں اور تلاش کریں کہ آپ نے جو الفاظ جواب سے منسوب کیے ہیں یعنی ”ایک وقت آئے گا جب مخلوط تعلیم کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا“ جواب میں کس جگہ استعمال کیے گئے ہیں۔ نہیں ہو گئی یا ”مخلوط تعلیم کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا“ جواب میں کس جگہ استعمال کیے گئے ہیں۔ الفاظ کو سیاق و سبق سے جدا کر کے آپ جو مفہوم نکالنا چاہتے ہوئے اس کے لیے آپ آزاد ہیں لیکن کسی دوسرے quote کرنے کے آداب کا خیال ضرور رکھیں۔ ایمان کرنا اسلامی رویے کے منافی ہے۔

جو بات جواب میں کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عبوری دور میں جب آپ کے پاس الگ الگ تدریسی ادارے نہ ہوں کیا کیا جائے؟ کیا جب تک طالبات کے لیے الگ میڈیکل کالج نہ ہوئے ان کے لیے میڈیکل تعلیم کا حصول منوع کر دیا جائے؟ یا حقی الامکان یہ کوشش کی جائے؟ اس عبوری دور میں ان کے اخلاق و عمل کو اسلامی تعلیمات سے مزین کیا جائے اور اساتذہ اور طلبہ و طالبات کے رویے کو متاثر کیا جائے۔

اگر ایک فرد میں حق کی طلب ہو یا حق کی طلب پیدا کر دی جائے تو ایک مخلوط اور ناموافق ماحول میں بھی ہر لمحے ایمان میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ جو لوگ تندی با مخالف سے گھرباتے ہیں اور بہتے ہوئے پانی کے ساتھ بہنے ہی میں اپنی سالمیت سمجھتے ہیں وہ کبھی بلند یوں کی طرف پرواز نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ تحریکات اسلامی کے اہداف میں یہ بات شامل ہے اور انھیں اس پر فخر ہے کہ وہ مخلوط تعلیم کی جگہ جدا گانہ تعلیم کے نظام کو راجح کرنا چاہتی ہیں اور ان سے وابستہ افراد جہاں بھی ہیں اس ہدف کے حصول کو مقصد حیات سمجھتے ہیں لیکن جب تک ایسے ادارے وجود میں نہ آئیں، نامساعد حالات کے باوجود تعلیم کا سفر جاری رکھنا ہوگا۔ اگر کسی مقام پر مسجد نہ ہو تو کیا اہلی ایمان نماز پڑھنا مؤخر کر دیں گے یا مسجد کی تعمیر کی جدوجہد کرنے کے ساتھ ساتھ نماز بھی ادا کرتے رہیں گے۔

مجھے آپ کی اس بات سے قطعاً اتفاق نہیں ہے کہ اسلامی اخلاقی تعلیمات یعنی قرآن و سنت کی تعلیمات کا ایسے ماحول میں نافذ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ اس ملک عزیز کی نصف صدی سے

زیادہ عمر میں ہمارے اکثر میڈیا میکل کالج مختلط تعلیم پر چل رہے ہیں اور اسی ماحول میں اس ملک کی بیٹیوں نے اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل کرتے ہوئے ایم بی بی ایس کیا ہے اور ایسے ہی بے شمار طلبہ نے اخلاق، جہاد اور پاکیزگی کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کی ہے۔ ایسے اساتذہ بھی آج زندہ موجود ہیں جو اسلامی اخلاق و آداب کے ساتھ اپنی میڈیا میکل کالجوں میں تدریس کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ راولپنڈی کے ایک معروف طبی کالج میں بعض معلمات مجاہب کے ساتھ طب کی تعلیم دیتی ہیں جب کہ طالبات کے لیے اسکاراف کا استعمال لازمی ہے۔ اخلاقی ضابطے کے نفاذ کے لیے ایمان و یقین کے ساتھ عزم کی ضرورت ہے اور یہ ہر حال میں کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مطلوب منزل جدا گانہ تعلیم ہی ہے اور رہے گی۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

زیورات کی ڈنپا میں الشایعی ثوابت کے ساتھ

- ☆ ہمارے ہاں زیورات بغیر ناکہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں
- ☆ ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی لہذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنکی آپ کسی بھی وقت کیش کر سکتے ہیں۔

ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

امید ہے کہ نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیزاً قارب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

قیمتی نکان کے انتقال اور اجتماعی حام کرنے سے سرتاسر جمع پر الفیروز جیو لبریز گی اعلیٰ ہمارا چنگل پر
110 گز 2004ء میں پیدا ہائے تحریر و تدوینی کے حاصل گریں

نمبر F/461 نزولا جواب فروث چاٹ
صرفہ بازار (بھاڑا بازار) راولپنڈی
سوچ اور لیں علی پلازہ، مری روڈ، راولپنڈی
فون: 0300-5307571، 051-5552209

دکان نمبر F/461 نزولا جواب فروث چاٹ
صرفہ بازار (بھاڑا بازار) راولپنڈی
فون: 051-5539378، 051-6502400

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری
ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)